وطن عزیز کے دفاع کیلئے پاکستان کی مسلح افواج کی قربانیاں لازوال ہیں۔الطاف حسین

مسلح افواج آج بھی دہشت گردی کے خلاف جنگ میں بیش بہا جانی قربانیاں دے رہی ہیں

محبّ وطن عوام عہد کریں کہ وہ 6 ستمبر 1965ء کی طرح ملک کو بچانے کیلئے آئندہ بھی مسلح افواج کے شانہ بشانہ ہوں گے۔یوم دفاع پاکستان پر بیان

لندن:۔۔۔6 ستمبر، 2011ء

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے یوم دفاع کے موقع پر وطن عزیز کے دفاع کیلئے ان کی لازوال قربانیوں کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔یوم دفاع کے موقع پر اپنے ایک بیان میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ 6 ستمبر 1965ء کا دن پاکستان کی تاریخ کیلئے انتہائی اہم دن ہے جب مسلح افواج کے افسروں اور نوجوانوں نے وطن عزیز کیلئے قربانیاں دیکر پاکستان کی سرحدوں کا دفاع کیا اور وطن کی سلامتی اور بقاء وسلامتی کو برقرار رکھا۔مسلح افواج پاکستان کو ملک دشمنوں سے بچانے کیلئے آج بھی دہشت گردی کے خلاف جنگ میں بیش بہا جانی قربانیاں دے رہی ہیں۔جناب الطاف حسین نے ملک کے دفاع کی خاطر شہید ہونیوالے مسلح افواج کے تمام جوانوں افسروں کو خراج عقیدت پیش کیا اور شہداء کی مغفرت اور بلند درجات کیلئے دعا کی۔جناب الطاف حسین نے کہا کہ آج کے دن محبّ وطن عوام عہد کریں کہ وہ 6 ستمبر 1965ء کی طرح ملک کو بچانے کیلئے آئندہ بھی مسلح افواج کے شانہ بشانہ ہوں گے اور کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

ایم کیوایم سپریم کورٹ کے ازخودنوٹس کیس میں فریق بنے گی، مصطفیٰ کمال

چیف جسٹس تحقیقات کرائیں کہ مغوی افراد کو کن افراد کے قبضے سے اور کس علاقے سے بازیاب کرایا گیا

نائن زیرو پر ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب

کراچی۔۔۔(اسٹاف رپورٹر)

متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی کے رکن سید مصطفیٰ کمال نے کہا ہے کہ کراچی میں بے گناہ افراد کے قتل کے واقعات پر سپریم کورٹ کے ازخودنوٹس کیس میں متحدہ قومی موومنٹ فریق بنے گی مختلف جماعتوں نے ایم کیوایم کا نام لیکر جو سوالات اٹھائیں ہیں ایم کیوایم اس کا جواب ضرور دے گی۔انہوں نے چیف جسٹس آف پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کا نوٹس لیں کہ جو شخص 18 افراد کے بازیاب کرانے کا اعلان کررہا ہے اس سے پوچھا جائے کہ کس سے بات کر کے کہاں سے ان افراد کو بازیاب کرایا گیا ہے کیونکہ جہاں سے ان افراد کو بازیاب کرایا گیا ہے وہی 35 افراد کی گردنیں کاٹی گئی ہیں۔انہوں نے کہا کہ ایم کیوایم چار افراد یا ایک کمرے کی جماعت نہیں جس پر پابندی عائد کردی جائے یہ لاکھوں کروڑوں عوام کے دلوں میں بسنے والی جماعت ہے متحدہ قومی موومنٹ کو مہاجر قومی موومنٹ کی طرف دھکیلنے کی کوشش کی جارہی ہے جسے ہم کامیاب نہیں ہونے دینگے، پنجاب ،خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں بھی ایم کیوایم کی قومی پرواز کو اب کوئی نہیں روک سکتا۔منگل کو خورشید بیگم سیکریٹریٹ میں رابطہ کمیٹی کے دیگر ارکان محترمہ نسرین جلیل، ڈاکٹر صغیر احمد، سید شعیب احمد بخاری، وسیم آفتاب، اشفاق منگی، کنور نوید جمیل اور کنور خالد یونس کے ہمراہ ایک پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مہاجروں کو لاوارث سمجھنا اور ان کے خلاف سازشیں کرنا چھوڑ دیا جائے۔سندھ کے بھائیوں کو اب ورغلایا جاسکتا ہے نہ دھوکہ دیا جاسکتا ہے لوگ اب سازشی عناصر کی ڈرامہ بازی کو سمجھ چکے ہیں۔بہادر وہ نہیں جو قتل وغارت گری کی بات کرے بہادر وہ ہے جو معصوم انسانوں کی جانیں کو تحفظ فراہم کرے۔انہوں نے کہا کہ ایم کیوایم نے کراچی میں بلوچوں کی سب سے زیادہ خدمت کی ہے اور انہیں سہولیات فراہم کی ہیں اب انہیں مہاجروں سے لڑانے کی سازش کی جارہی ہے، عوام اپنے درمیان موجود کالی بھیڑوں کو پہنچانے ایم کیوایم کی کسی سے کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہے اور نہ ہی وہ قتل وغارت گری چاہتی ہے، جب ایم کیوایم کے پاس وزارت داخلہ تھی تو گینگ وار کے لوگوں کو پولیس میں بھرتی نہیں کرایا گیا اور نہ ہی انہیں اسلحہ کے لائسنس جاری کیے گئے۔انہوں نے کہا کہ آج ہم مہاجروں کی بات اس لئے کررہے ہیں کہ شناختی کارڈ دیکھ کر بسوں سے اتار کر مہاجروں کا قتل عام کیا گیا۔متحدہ قومی موومنٹ کو اب کوئی ختم نہیں کرسکتا JIT ایک ایسا ڈاکومنٹ ہے جو کسی پر بھی تشدد کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے، ذوالفقار مرزا کے بیانات میں سینکڑوں ایسی چیزیں ہیں جن پر سوالات اٹھائے جاسکتے ہیں۔پاکستان ذوالفقار کے ایڈونچرازم کا متحمل نہیں ہوسکتا نہ ہی قوم وملک کے مفاد میں ہے۔ملک کے بااختیار آئینی اداروں بشمول چیف جسٹس آف پاکستان کو اس کا نوٹس لینا چاہیے جس کا اعتراف خود ذوالفقار مرزا اپنے بیانات میں خود کررہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ایم کیوایم کو ختم کرنے کی خواہش رکھنے والے احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں، ایم کیوایم کو اب آگے جانے سے کوئی نہیں روک سکتا ہے، ایم کیوایم نے بلوچوں کے حقوق کی ہمیشہ حمایت کی ہے اور خود قائد تحریک الطاف حسین نے تین بلوچوں کے قتل کے خلاف احتجاج ریکارڈ کرایا ہے اور ریلیاں نکالی ہیں۔مصطفیٰ کمال نے کہا کہ ذوالفقار مرزا نے لندن میں قائد تحریک جناب الطاف حسین سے اپنی ملاقات کے حوالے سے جو یہ

شرمناک بہتان لگایا ہے کہ الطاف حسین نے اس سے یہ کہا کہ امریکہ پاکستان توڑنا چاہتا ہے اور ایم کیو ایم اس میں امریکہ کے ساتھ ہے۔ہم ایک بار پھر واضح اور دوٹوک الفاظ میں کہتے ہیں کہ یہ سراسر جھوٹ، بے بنیاد اور ایک انتہائی مضحکہ خیز الزام ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔یہ ایک محبّ وطن جماعت کی کردارکشی کی انتہائی بھونڈی، گھناؤنی اور انتہائی گھٹیا کوشش ہے۔یہ بات کس قدر مضحکہ خیز ہے اس کا اندازہ اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بقول ذوالفقار مرزا قائدتحریک الطاف حسین نے یہ بات اپنے سینئر رہنماؤں کے سامنے کرنے کے بجائے ذوالفقار مرزا سے کی۔یعنی قائدتحریک الطاف حسین کو اپنے سینئر رفقاء کے بجائے ایک ایسے شخص پر اعتماد تھا جس سے وہ پہلی مرتبہ ملاقات کررہے تھے۔ہم ایک اور بات یہاں کہنا چاہیں گے کہ اگر کوئی شخص جھوٹا قرآن اٹھا کر کسی پر بھی کوئی بہتان لگادے تو کیا اس پر اعتبار کرلیا جائے گا اور اگر قرآن اٹھا کر کسی پر جھوٹے بہتان کو سچ ماننا ہے تو کیا پھر عدالتوں اور قانون کی کوئی ضرورت نہیں اور تمام فیصلے اسی طرح کرلئے جائیں؟۔انہوں نے کہا کہ جب 19 جون 1992ء کو ایم کیو ایم کے خلاف فوجی آپریشن شروع کیا گیا تو اس آپریشن کو درست اور جائز قرار دینے اور ایم کیو ایم کو ملک دشمن جماعت قرار دینے کیلئے اس وقت بھی اسی طرح ایم کیو ایم پر کراچی کو علیحدہ ریاست بنانے اور جناح پور کا انتہائی شرمناک، جھوٹا اور بے بنیاد الزام لگایا گیا تھا اور اس الزام کو سچا ثابت کرنے کیلئے جناح پور کا خودساختہ نقشہ بھی صحافیوں کو پیش کیا گیا لیکن جب ایم کیو ایم نے چیلنج کیا کہ اگر یہ الزام سچا ہے تو عدالت میں پیش کیا جائے تو فوج کی جانب سے واضح الفاظ میں اس الزام کی تردید کی گئی اور فوج کے محکمہ اطلاعات آئی ایس پی آر کی جانب سے باقاعدہ بیان جاری کیا گیا کہ فوج نے جناح پور کا کوئی نقشہ برآمد نہیں کیا۔اس دور کے فوجی حکام نے بھی کچھ عرصہ قبل ٹی وی پر آکر خود قوم کے سامنے اعتراف کیا کہ جناح پور کی سازش ایک ڈرامہ تھا۔ہم آپ کے ذریعے پوری قوم سے سوال کرتے ہیں کہ ایک جھوٹے الزام کی بنیاد پر ایم کیو ایم کے خلاف برسوں بدترین ریاستی آپریشن کیا گیا اور اس کے ہزاروں کارکنوں کو شہید کردیا گیا لیکن جب یہ الزام غلط ثابت ہوگیا اور الزام لگانے والوں نے اس کے ڈرامہ ہونے کا اعتراف بھی کرلیا تو اس کے باوجود آج بھی اس شرمناک الزام کا ڈھول کیوں پیٹا جاتا ہے؟ جناح پور کے نقشہ کی طرح آج پھر ایم کیو ایم کو ملک دشمن جماعت قرار دینے کیلئے ویسا ہی ڈرامہ رچایا جارہا ہے۔مصطفیٰ کمال نے واضح کیا کہ ایم کیو ایم ایک محبّ وطن جماعت ہے جو پاکستان کی سلامتی وبقاء اور استحکام پر بھرپور یقین رکھتی ہے اور یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ قائدتحریک الطاف حسین خود اپنے خطابات اور بیانات میں بعض امریکی تجزیہ نگاروں کی کتابوں اور تفصیلی مضامین میں پاکستان کے مستقبل کے حوالے سے جو سنگین باتیں کی گئیں ان سے کافی عرصہ پہلے کئی بار قوم کو خود آگاہ کرچکے ہیں اور ایک محبّ وطن پاکستانی کی حیثیت سے اس پر اپنی تشویش کا اظہار کرچکے ہیں اور پاکستان کی بقاء کیلئے قوم کو متحد ہونے کا درس دیتے آئے ہیں لیکن یہ شرمناک امر ہے کہ قائدتحریک الطاف حسین اور ایم کیو ایم کے خلاف ہی بہتان تراشی کا عمل کیا جارہا ہے۔ایم کیو ایم کو ملک دشمن، غدار اور دہشت گرد قرار دینے کیلئے اس کا میڈیا ٹرائل کیا جارہا ہے۔انہوں نے کہا کہ ذوالفقار مرزا نے اپنی پریس کانفرنس میں برطانیہ کے سابق وزیر اعظم ٹونی بلیر کے نام قائدتحریک جناب الطاف حسین سے منسوب ایک مبینہ خط کا ذکر بھی کیا ہے جسے بعض متعصب تجزیہ نگار اور اینکر پرسن کی جانب سے بہت اچھالا جارہا ہے اور اس مبینہ خط کو بھی ایم کیو ایم کے میڈیا ٹرائل کیلئے خوب استعمال کیا جارہا ہے۔بدقسمتی سے پاکستان کی سیاست اس قسم کے ڈراموں اور افسانوں سے بھری پڑی ہے جس میں کسی بھی مخالف جماعت یا بڑے سیاسی رہنما کا امیج عوام کی نظر میں خراب کرنے اور اس کا میڈیا ٹرائل کرنے کیلئے اسی طرح کے ڈرامے رچائے گئے۔جب اگست 1990ء میں پاکستان پیپلزپارٹی کی حکومت ختم کی گئی تو اسی طرح کی میڈیا ٹرائل مہم کے تحت پاکستان پیپلزپارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بینظیر بھٹو شہید سے بھی ایک مبینہ خط منسوب کردیا گیا تھا جو 24 ستمبر 1990ء کو ایک امریکی سینیٹر پیٹر گیل بریتھ کو لکھا گیا تھا اور اس مبینہ خط میں پاکستان کی عسکری اور معاشی امداد بند کرنے کی بات کی گئی تھی اور اس وقت کے بھارتی وزیر اعظم وی پی سنگھ پر یہ زور دیا گیا تھا کہ پاکستان کی افواج کو سرحدوں پر مصروف کردیا جائے۔آج اسی طرح کا ڈرامہ رچاتے ہوئے عوام کو گمراہ کرنے کیلئے قائدتحریک الطاف حسین سے بھی ایک جعلی خط منسوب کردیا گیا ہے۔پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ خط جعلی، جھوٹا اور من گھڑت ہے اور ایم کیو ایم کو بدنام کرنے کی شرمناک مہم کا حصہ ہے۔اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس مبینہ خط میں ایم کیو ایم کے سیکریٹریٹ کا پتہ colindale لکھا گیا ہے جبکہ 2001ء سے ایم کیو ایم کا سیکریٹریٹ ایجویئر میں واقع ہے اور کولنڈیل اور ایجویئر دو مختلف علاقے ہیں۔چونکہ اس مبینہ خط پر بہت بحث کی جارہی ہے لہٰذا آیئے اس مبینہ خط کے مندرجات پر بھی تفصیلی روشنی ڈالتے ہیں تاکہ عوام بھی حقیقت سے آگاہ ہوسکیں۔میڈیا میں پیش کئے گئے اس مبینہ خط کے آغاز میں کہا گیا ہے کہ '' ایم کیو ایم ہر قسم کی دہشت گردی، مذہبی انتہاپسندی اور تشدد کے خلاف ہے اور حقیقی جمہوریت کی حامی ہے''۔اگر خط کے باقی مندرجات کو صحیح مانا جارہا ہے تو اس بات کیوں نہیں مانا جاتا؟۔انہوں نے کہا کہ اس مبینہ خط کے پہلے نکتہ میں جس معاہدے کا ذکر ہے تو جنہوں نے یہ جعلی اور جھوٹا خط پیش کیا ہے وہ یہ خودساختہ معاہدہ بھی عدالت اور قوم کے سامنے پیش کیوں نہیں کردیتے؟ اور قوم کو یہ کیوں نہیں بتاتے کہ اس معاہدے پر ایم کیو ایم اور برطانیہ کی جانب سے کس کس نے دستخط کئے۔جہاں تک دہشت گردی کے خلاف انٹرنیشنل کمیونٹی کا ساتھ دینے کی بات ہے تو یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، ایم کیو ایم ایک نظریاتی اور اصولی جماعت ہے جو شروع دن سے دہشت گردی، مذہبی انتہاپسندی اور تشدد کے خلاف ہے اسی لئے اس نے نائن الیون کے واقعہ کے بعد دہشت گردی کے خلاف جنگ میں انٹرنیشنل کمیونٹی سے اظہاریکجہتی کا کھلا اعلان کیا اور اس کے عملی مظاہرے کیلئے 26 ستمبر 2001ء کو کراچی میں ایک بہت بڑی پرامن ریلی منعقد کی۔یہ قائدتحریک الطاف حسین

کا وژن ہی تھا اور حقیقت پسندانہ تھا یہی وجہ ہے کہ اس وقت ارباب اختیار، مسلح افواج اور اسٹیبلشمنٹ نے بھی حقیقت پسندانہ پالیسی اختیار کرتے ہوئے پاکستان کے مفاد میں دہشت گردی کے خلاف جنگ میں عالمی برادری کا ساتھ دیا اور آج بھی پاکستان کی مسلح افواج پاکستان کو بچانے کیلئے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں مصروف ہے اور قربانیاں دے رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ اس مبینہ خط کے پوائنٹ نمبر 2 میں یہ کہا گیا ہے'' ایم کیوایم صوبہ سندھ اور پنجاب کے دیہات اور قصبوں میں ہیومن انٹیلی جنس کیلئے لامحدود وسائل مہیا کرے گی اور انتہا پسندوں اور طالبان سے روابط رکھنے والی تنظیموں اور مدارس کی نگرانی کرے گی''۔ یہ انتہائی مضحکہ خیز بات ہے کیونکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ 2001ء میں اندرون سندھ اور پنجاب میں ایم کیوایم نہ ہونے کے برابر تھی تو وہ یہ دعویٰ کس طرح کرسکتی ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ ہیومن انٹیلی جنس اور مدارس کی نگرانی سوائے سرکاری ایجنسیوں کے کوئی اور کرہی نہیں سکتا۔اس مبینہ خط کے پوائنٹ نمبر 3 میں یہ کہا گیا ہے'' امدادی کارکنوں کے بھیس میں مخصوص گروپوں کو افغانستان بھیجا جائے گا تاکہ مغربی انٹیلی جنس ایجنسیوں کو اطلاعات فراہم کی جاسکے''۔ یہ بات بھی کسی لطیفہ سے کم نہیں کیونکہ جہاں صورتحال یہ ہو کہ طالبان سے نقصان پہنچنے کے خطرے کے پیش نظر ایم کیوایم کا کوئی فرد پشاور نہ جاسکتا ہو وہ افغانستان کس طرح جاسکتا ہے۔اسی صورتحال کی وجہ سے ہم صوبہ سرحد میں اپنا تنظیمی کام نہ کرسکے۔انہوں نے کہا کہ اس مبینہ خط میں ان پوائنٹس کے بعد یہ کہا گیا ہے کہ ان خدمات کے صلے میں ہم اپنی اور پاکستان کی بھلائی کیلئے کچھ مقاصد حاصل کرنے کی ضمانت چاہتے ہیں۔ (a)''صوبہ سندھ اور وفاق میں گورننس میں برابر کی شراکت داری''۔ یہ تو ایم کیوایم کا ہی مطالبہ نہیں بلکہ ہر صوبہ کے ہر طبقہ آبادی کا مطالبہ ہے، اب تو لوگ کھلے عام اپنے لئے الگ صوبہ کی بات کررہے ہیں لہٰذا اس میں کونسی غلط بات ہے۔(b) ''تعلیم، روزگار، فوج اور انتظامیہ سمیت زندگی کے تمام شعبوں میں مساوی حصہ''۔ یہ ایسی کونسی بات ہے جسے ملک دشمنی اور غداری سے تعبیر کیا جارہا ہے۔(c)''مہاجروں اور سندھیوں پر مشتمل مقامی پولیس کی ضرورت ہے'' یہ تو ہمارا شروع سے مطالبہ رہا ہے کہ پولیس وانتظامیہ مقامی لوگوں پر مشتمل ہونی چاہیے ۔اس میں کونسی غداری کی بات ہے؟(d)''صوبوں کو مکمل خودمختاری دی جائے، وفاق صرف دفاع، خارجہ اور خزانہ کے محکمے اپنے پاس رکھے اور ان تین شعبوں میں بھی تمام صوبوں کو مساوی نمائندگی دی جائے''انہوں نے کہا کہ کونسی ایسی جماعت ہے جو صوبائی خودمختاری کی بات نہ کرتی ہو،تقریباً ہر جماعت کا یہی مؤقف ہے تو پھر اسے کس طرح غداری سے تعبیر کیا جاسکتا ہے؟ جہاں تک اس خط میں آئی ایس آئی پر پابندی لگانے کی بات ہے تو یہ بات بھی ریکارڈ پر موجود ہے کہ 1992ء میں ایم کیوایم کے خلاف شروع ہونے والا آپریشن 2001ء میں بھی جاری تھا اور اس وقت جنرل پرویز مشرف کی حکومت بھی ایم کیوایم پر غداری کے الزامات لگاتی تھی۔ایم کیوایم نے جب 1991ء میں برملا اس بات کا اظہار کیا کہ سیاسی معاملات میں فوج اور سرکاری ایجنسیوں کی مداخلت نہیں ہونی چاہیے تو اس بات کو غداری سے تعبیر کرکے ایم کیوایم کے خلاف ریاستی آپریشن کیا گیا اور چند لوگوں کی تیار کردہ گمراہ کن پالیسی کے تحت ایم کیوایم کو ختم کرنے کیلئے اس وقت سرکاری ایجنسیوں نے جو کردار ادا کیا تھا اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ایم کیوایم پر تو جو مظالم ڈھائے گئے وہ تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں اور آج 20 سال بعد سابق وزیراعظم میاں نواز شریف نے فوج اور آئی ایس آئی کے بارے میں کئی بار جو کچھ فرمایا ہے اس کو کیا کہا جائے گا؟انہوں نے کہا کہ آئی ایس آئی کے حوالے سے اس نکتہ کے ذریعے فوج کے حلقوں میں ایم کیوایم کے بارے میں غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اگر ایم کیوایم فوج یا آئی ایس آئی کے خلاف ہوتی تو جب 2009ء میں امریکہ کے دباؤ پر آئی ایس آئی کو وفاقی وزارت داخلہ کے ماتحت کرنے کی کوشش کی گئی تو ایم کیوایم اس کی مخالفت نہ کرتی۔2009ء ہی میں جب امریکہ کی جانب سے کیری لوگر بل پیش کیا گیا جس میں فوج، آئی ایس آئی اور دیگر انٹیلی جینس ایجنسیوں کے معاملات پر قدغن لگانے کی کوشش کی گئی تو ایم کیوایم نے حکومت میں شامل ہونے کے باوجود پارلیمنٹ سمیت ہر فورم پر کیری لوگر بل کی جس طرح کھل کر مخالفت کی اور اس اہم قومی معاملے پر ایم کیوایم نے جو اصولی مؤقف اختیار کیا وہ پوری قوم کے سامنے ہے۔اس کے بعد بھی دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ایم کیوایم اور قائد تحریک جناب الطاف حسین نے جس طرح مسلح افواج اور قومی سلامتی کے اداروں کا کھل کر ساتھ دیا ہے وہ بھی قوم کے سامنے ہے۔ایم کیوایم کے اسی جراتمندانہ اور اصولی مؤقف کی وجہ سے اکثر لوگوں نے ایم کیوایم کو فوج اور اسٹیبلشمنٹ کی جماعت ہونے کے طعنے بھی دیے لیکن ہم نے ملک کے عظیم تر مفاد میں ان تمام طعنوں اور بیہودہ الزامات کا ہنس کر سامنا کیا۔ایسی محبّ وطن جماعت پر ملک دشمنی کے بہتان لگانا اور اس کے قائد کو ملک دشمن اور غدار قرار دینا شرمناک ہی نہیں بلکہ حب الوطنی کی توہین ہے اور جو لوگ ایسا گھناؤنا اور شرمناک عمل کررہے ہیں اصل میں وہی ملک کے غدار اور کھلے دشمن ہیں اور اس طرح کا عمل کرکے ایم کیوایم اور مہاجر قوم کو دیوار سے لگانے کی شرمناک کوشش کررہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ذوالفقار مرزا مہاجر دشمنی میں اس قدر آگے بڑھ چکا ہے کہ اس نے دروغ گوئی کی انتہا کرتے ہوئے ایم کیوایم پر ایک اور انتہائی گھٹیا اور سراسر من گھڑت الزام عائد کیا ہے کہ کراچی پورٹ ٹرسٹ سے نیٹو فورسز کے کنٹینرز غائب کئے گئے جن میں اسلحہ لایا گیا تھا۔ہم سوال کرتے ہیں کہ اگر یہ کنٹینرز غائب ہوئے ہیں تو کس تھانے یا سرکاری محکمے میں کنٹینرز کے غائب ہونے کی رپورٹ درج ہوئی اور حکومت کی جانب سے ان کی بازیابی کیلئے کیا اقدامات کئے گئے؟ ہم ذوالفقار مرزا کے اس جھوٹے اور بے بنیاد الزام کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری سے اپیل کرتے ہیں کہ اس الزام کی تحقیقات کرائی جائے۔ہم سمجھتے ہیں کہ امریکہ اور نیٹو فورسز کو بھی ذوالفقار مرزا کے اس الزام کا نوٹس لینا چاہئے ۔اس کے علاوہ ذوالفقار مرزا نے میڈیا پر آکر یہ اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے اپنی وزارت داخلہ کے دور میں تین لاکھ اسلحہ لائسنس جاری کئے ہیں اور یہ تک کہا ہے کہ یہ لائسنس

شادی بیاہ کی تقریبات میں فائرنگ کرنے کیلئے نہیں دیئے گئے تھے۔ہم چیف جسٹس آف پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس کی تحقیقات کرائیں کہ کیا ذوالفقار مرزا کی جانب سے تین لاکھ اسلحہ لائسنس کا اجراء آئینی اور قانونی تقاضوں کو پورے کرتے ہوئے جاری کئے گئے ہیں؟ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لاکھوں اسلحہ لائسنس جاری کرکے ذوالفقار مرزا نے اعتراف کرلیا ہے کہ وہ سندھ میں قتل و غارتگری اور خانہ جنگی کیلئے مسلح لشکر تیار کر رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی بلوچستان کے سابق عہدیدار لشکری رئیسانی نے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے گرفتار کئے گئے ایک دہشت گرد کو میڈیا کے سامنے پیش کرنے پر تعصب اور عصبیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ میڈیا پر ایک بلوچ نوجوان کو پیش کرکے بلوچ قوم کو رسوا کیا جارہا ہے اور حکومت کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ سیاست بچانا چاہتی ہے یا ریاست۔ملک بھر کے عوام اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ رمضان المبارک میں بے گناہ مہاجروں کو گاڑیوں میں باقاعدہ شناخت کرکے اتار اتار کر اغواء کیا گیا، انہیں لیاری کے مختلف علاقوں میں قائم کئے گئے عقوبت خانوں میں وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا، گولیاں مار کر انہیں شہید کیا، انہیں ذبح کرکے ان کے سر تن سے جدا کردیئے اور جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے بوریوں میں بند کرکے کراچی کے مختلف علاقوں میں پھینک دیا۔کیا لشکری رئیسانی کو ان بے گناہ مہاجروں کے وحشیانہ قتل کا کوئی افسوس نہیں اور اس وقت انہیں ریاست خطرے میں کیوں نظر نہیں آئی؟ لشکری رئیسانی نے کٹی پہاڑی سے دہشت گردوں کی گرفتاری کا تذکرہ کیا لیکن وہ یہ بھول گئے کہ یہ کٹی پہاڑی ہی ہے جہاں سے مسلح دہشت گرد بے گناہ مہاجر آبادیوں پر جدید ترین ہتھیاروں سے حملے کرتے رہے ہیں اور اسی جگہ پر واقع مساجد سے باقاعدہ اعلانات کرکے کہا گیا کہ مہاجر یہودیوں کی اولادہیں اور ان کے خلاف جہاد جائز ہے۔اس وقت لشکری رئیسانی کو ریاست خطرے میں کیوں نظر نہیں آئی؟ کیا بانیان پاکستان کی اولادوں کا قتل عام جائز ہے؟ کیا انہوں نے مہاجروں کو لاوارث تصور کرلیا ہے؟ لشکری رئیسانی خود کو پشتونوں کا ہمدرد ثابت کر رہے ہیں لیکن وہ قوم کو ساتھ ساتھ یہ بھی بتائیں کہ بلوچستان میں سینکڑوں پنجابیوں کو چن چن کر قتل کرنے والے کون ہیں اور بے گناہ پاکستانیوں کے قتل پر ان کی زبان پر تالے کیوں لگ جاتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ متحدہ قومی موومنٹ عدلیہ کی آزادی کا کھلے دل سے احترام کرتی ہے اور چاہتی ہے کہ ایم کیو ایم پر عائد کئے گئے جھوٹے اور بے بنیاد الزامات کو عدالت میں ثابت کیا جائے اور جب تک یہ الزامات ثبوت وشواہد کی روشنی میں ثابت نہ ہوجائیں اس وقت تک کسی بھی ملزم کو مجرم نہ گردانا جائے۔اس کے برعکس بعض سیاسی و مذہبی رہنما، بعض آئینی و قانونی ماہرین، بعض وکلاء اور تجزیہ نگار اور بعض اینکر پرسن عدالت کی کارروائی پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہے ہیں اور بعض الزامات کی بنیاد پر جج کی طرح فیصلے جاری کر رہے ہیں۔ہم ایسے تمام حضرات سے کہتے ہیں کہ وہ عدالت کو اپنا کام کرنے دیں اور جب تک کسی پر کوئی الزام ثابت نہ ہوجائے اس وقت تک کسی کو مجرم قرار دینے سے گریز کریں۔انہوں نے کہا کہ جہاں تک اجمل پہاڑی کا تعلق ہے تو اجمل پہاڑی کو 2000ء میں بھی گرفتار کرکے سرکاری ٹارچر سیل میں تشدد کا نشانہ بنا کر 100 افراد کو قتل کرنے کا اعتراف کرایا گیا تھا اور اب بھی یہ کہا جارہا ہے کہ اجمل پہاڑی نے سو افراد کو قتل کرنے کا اعتراف کیا ہے اور اس نے بھارت سے ٹریننگ حاصل کی ہے۔دنیا جانتی ہے کہ پاکستان میں تفتیش کیلئے تشدد کے کون کونسے طریقہ اختیار کئے جاتے ہیں اور کس طرح ہاتھی کو ہرن بنایا جاتا ہے۔جہاں تک اجمل پہاڑی کا بھارت سے تربیت حاصل کرنے کا الزام ہے تو جب ایک ریاستی پالیسی کے تحت پوری مہاجر قوم پر تاریخ کا بدترین فوجی آپریشن کیا جارہا تھا اور مہاجروں کی نسل کشی کی جارہی تھی تو اس وقت ایم کیو ایم کے کارکنان اپنی زندگیوں کے تحفظ کیلئے بیرون ملک جانے لگے۔جسے اپنی جان بچانے کیلئے امریکہ، کینیڈا، برطانیہ اور مغربی ممالک جانے کا موقع ملا وہ وہاں چلا گیا اور جسے بھارت جانے کا موقع ملا وہ بھارت چلا گیا لیکن کسی ملک میں پناہ لینے کے عمل کو بنیاد بنا کر اس پر بھارت سے تربیت کا الزام عائد کرنا سراسر ناانصافی ہے۔ہمارا سوال ہے کہ ماضی میں نیپ کے رہنماؤں پر جب غداری کے الزامات عائد کئے گئے تو انہوں نے کن ممالک میں جاکر پناہ حاصل کی، جنرل ضیاء کے دور میں پیپلز پارٹی کے خلاف آپریشن ہوا تو ان کے رہنماؤں نے مختلف ممالک میں جاکر پناہ حاصل کی اور آج بلوچستان میں بلوچوں کے خلاف آپریشن ہورہا ہے تو کیا بلوچ نوجوان اپنی زندگیوں کے تحفظ کیلئے مختلف ممالک میں پناہ لینے پر مجبور نہیں ہوئے؟ ہمارا سوال یہ ہے کہ 18 کروڑ عوام میں سے کیا صرف اجمل پہاڑی کی جے آئی ٹی ہے اور کیا دیگر سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور کارکنوں پر ملک دشمنی اور غداری کے الزامات عائد نہیں کئے گئے؟ انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی دردناک حقیقت ہے کہ مختلف سیاسی و مذہبی جماعتوں، وکلاء برادری اور میڈیا کی جانب سے مہاجر قوم کو تنقید کا نشانہ بنا کر انہیں دیوار سے لگانے کا مذموم عمل کیا جارہا ہے۔ہم ملک بھر کے محبِ وطن عوام سے سوال کرتے ہیں کہ 1964ء میں جب فیلڈ مارشل ایوب خان نے محترمہ فاطمہ جناح کا ساتھ دینے کی پاداش میں لیاقت آباد میں مہاجروں کا قتل عام کیا تھا کیا اس وقت ایم کیو ایم موجود تھی؟ جب 1973ء میں لسانی بل کے نام پر مہاجروں کا خون بہایا گیا کیا اس وقت ایم کیو ایم موجود تھی؟ ہم سپریم کورٹ بار کی صدر محترمہ عاصمہ جہانگیر سے سوال کرتے ہیں کہ وہ قوم کو بتائیں کیا 14، دسمبر 1986ء میں سانحہ قصبہ علیگڑھ کے موقع پر مہاجروں کی آبادیوں پر مسلح حملہ کرکے سینکڑوں افراد کو خاک وخون میں نہلانے والے کون تھے؟ سانحہ 30 ستمبر 1988ء میں حیدرآباد کی گلیوں کو بے گناہ مہاجروں کے خون سے رنگین کرنے اور گھر گھر صف ماتم بچھانے والے کون تھے؟ کیا کٹی پہاڑی سے مہاجروں کی آبادیوں پر حملہ کی شروعات ایم کیو ایم نے کی تھی؟ سانحہ شیر شاہ کے بے گناہ دکانداروں کے قاتل کون ہیں اور انہیں کس کی ایماء پر رہا کرایا گیا؟ کیا یہ سفاک قاتل انسانیت کے دشمن نہیں ہیں؟ کیا رمضان المبارک کے مہینے میں بے گناہ مہاجروں کے وحشیانہ قتل عام اور ان کی گردنیں کاٹنے کا عمل ایم کیو ایم نے کیا؟ ہم سمجھتے ہیں کہ جو عناصر ایم کیو ایم پر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات عائد کر رہے ہیں انہیں شرم کرنی چاہئے۔یہاں ہم

نے محض چند واقعات کا ذکر کیا ہے ورنہ قتل عام کے واقعات اور سانحات تو اس قدر ہیں کہ ایک کیا کئی پریس کانفرنسوں میں ان کی تفصیلات بیان کرنا مشکل ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں، وکلاء رہنماؤں، تجزیہ نگاروں، صحافیوں، اینکر پرسن اور کالم نگاروں سے کہتے ہیں کہ اگر انہیں واقعی ملک سے محبت ہے تو خدارا اپنی آنکھوں سے نفرت اور تعصب کی عینک اتار کر حالات کو دیکھیں اور بیجا الزام تراشیوں اور بہتان تراشیوں سے گریز کریں اور ملک میں حقیقی جمہوریت اور غریب و متوسط طبقہ سے جنم لینے والی واحد جماعت متحدہ قومی موومنٹ کو اپنی نفرت، تعصب اور سازشوں کی بھینٹ نہ چڑھائیں۔ہم یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ اس قسم کی سازشوں سے ایم کیوایم کو ختم نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی ہمیں حق پرستی کی اس جدوجہد سے باز رکھا جاسکتا ہے۔ اگر متعصّبانہ سوچ اور عمل کا سلسلہ بند نہ کیا گیا اور ایم کیوایم اور مہاجروں کو دیوار سے لگانے کا سلسلہ جاری رکھا گیا تو ایسا عمل پاکستان اور اس کے عوام کے مفاد میں ہرگز نہ ہوگا۔انہوں نے ایم کیوایم کے تمام کارکنوں اور صوبہ سندھ، پنجاب، بلوچستان، خیبر پختونخوا، آزاد کشمیر، گلگت بلتستان اور قبائلی علاقوں سمیت ملک کے چپہ چپہ اور دنیا کے مختلف مما لک میں موجود ایم کوایم کے تمام ہمدردوں سے کہا ہے کہ وہ ان سازشوں سے ہرگز مایوس نہ ہوں، اپنی صفوں میں اتحاد برقرار رکھیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین رکھیں ۔وہی بہتر انصاف کرنے والا ہے۔ ماضی میں بھی ایم کیوایم کو ختم کرنے اور مظلوم عوام کو قائد تحریک الطاف حسین سے بدظن کرنے کیلئے اسی طرح کی گھناؤنی سازشیں کی گئیں تھیں اور الزامات اور منفی پروپیگنڈوں کا طوفان کھڑا کیا گیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا نظام انصاف ہے کہ وقت نے ان تمام الزامات کو غلط اور جھوٹ ثابت کیا اور قائد تحریک الطاف حسین اور ایم کیوایم کو دنیا کے سامنے سرخرو کیا، جو لوگ آج بھی یہ شرمناک عمل کر رہے ہیں انشاء اللہ ہمیشہ کی طرح انہیں بھی اپنے ناپاک ارادوں میں جلد ہی ناکامی اور عبرتناک شکست کا سامنا ہوگا۔

☆☆☆☆☆